تبصرے

الہارون :۔ مترجمہ شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی۔ تقطیع خورد ضخامت ۳۲۰ صفحات کاغذ عمدہ۔ ٹائپ جلی روشن اور خوبصورت قیمت پانچ روپے۔ پتہ: مکتبہ جدید انارکلی لاہور۔

خلیفہ ہارون الرشید اُن چند خلفائے بنی عباس میں سے تھا جن کے دور کو مورخین عام طور پر اسلام کا عہد زرین کہتے ہیں۔ اس کے عہد میں مادی شوکت و عظمت۔ تہذیب و تمدن، ملکی نظم و نسق اور سیاسی استحکام کے اعتبار سے خلافت کو بڑا فروغ ہوا۔ وہ نہایت بیدار مغز، روشن دماغ اور ساتھ ہی خود صاحب علم اور علماء کا بڑا قدر دان تھا اگرچہ اس کے دامن عظمت پر چند داغ ہیں جو مٹائے نہیں جا سکتے۔ لیکن مجموعی اعتبار سے بحیثیت حکمراں و فرماں روا تاریخ میں اُس کو نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ مصر کے صاحب قلم عمر ابو النصر نے عام لوگوں میں تاریخ کا ذوق پیدا کرنے کے لئے اسلام کی مشہور شخصیتوں پر نیم افسانوی اور نیم تاریخی انداز میں کتابیں لکھنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس میں خلافت کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد پہلے ہارون کے خاندانی حالات لکھے ہیں اور اس کے بعد ہارون کی تخت نشینی سے لے کر اس کی وفات تک کے تمام واقعات، حکومت کا نظم و نسق۔ اس کے مختلف ادارے۔ اُن کا طریق کار۔ فوجی طاقت و قوت۔ سیاسی فتوحات کی وسعت۔ اس زمانہ کی عام معاشرت۔ اخلاقی اور دینی حالات و کوائف ان تمام چیزوں کو دلچسپ و دل نشین انداز میں بیان کیا ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اُس کا اردو ترجمہ ہے جو سلیس اور شگفتہ زبان میں کیا گیا ہے۔ آخر میں جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے ایک طویل اختتامیہ لکھ کر کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ اختتامیہ پُر از معلومات بھی ہے اور بصیرت افروز بھی۔ کتاب میں البتہ بعض غلطیاں رہ گئی ہیں مثلاً صفحہ ۵۲ پر ہارون الرشید کی تخت نشینی کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ لیکن پھر آگے چل کر صفحہ ۷۶ پر لکھا ہے کہ "جس وقت